(قسط ۹)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

محمد طفیل - ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

○ مخطوطہ نمبر ۳۲ داخلہ نمبر ۸۷۷۳

- کشف الرمز - فنِ تجوید - تقطیع $\frac{8 \times 6\frac{1}{2}}{6 \times 4}$، حجم ۵۰ صفحات، سطر فی صفحہ ۱۴ -
- مصنف: احمد بن عبداللہ العربی -
- کاتب: محمد بن مولود المغربی -
- کتابت: یکم جمادی الثانیہ ۱۳۱۳ھ -
- کاغذ: ولایتی، سفید مائل بہ زردی -
- خط: معمولی نسخ، روشنائی سیاہ صمغ وودی، سُرخی :- سُرخ رنگ (سفوف کی روشنائی)-
- زبان: عربی نظم -

ابتداء :- بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمدٍ وآلہٖ وسلم -

بدأتُ ببسم اللہ والحمد اوّلا　　وصلیتُ بعدہٗ علی خیر المرسلا

یقول الراجی عفو مولاہ هو احمد　　بن عبد اللہ العربی اصلا موصلا

الیطلبا الاثبات والحذف جامع　　کما جری الاخذ عن مشایخ سلسلا

نظمته للصبیان رغبة لاجر　　علی تقفیات الامر سهلا مفصلا

وسمیته بکشف الرمز لیسئلا　　تخذ منی نظماً سهلا یطلبا العلا

ولست من اهل العلم اخی　　ولکننی رجوت لفضل اللہ لیسهلا

انتہا :-

وابیتها کجم وعامدا شرنبث　　انتهی بحمد اللہ وحسن عونه العلا

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

کاتب کا ترقیمہ :

کملت النسخۃ المبارکۃ المسعودۃ علی ید افقر العبید الی اللہ تعالی الضعیف الراجی عفو مولاہ الودود محمد بن مولود المغربی، اللھم اغفر ذنوبنا و والدینا و اشیاخنا ولجمیع المسلمین، آمین والحمد للہِ رب العالمین ۔

فی غرۃ جماد الثانی سنہ ۱۳۱۳ھ

یہ کتاب عربی نظم میں فنِ تجوید کی ایک کتاب ہے جس میں ثبت و حذف پر بحث ہے۔ مصنف نے اس کو نظم کرتے ہوئے کتاب حرز الامانی و وجہ التہانی، معروف بالقصیدۃ الشاطبیہ مصنفہ ابو محمد القاسم بن فیرہ الرعینی الشاطبی الاندلسی الضریر (۵۳۸ھ - ۵۹۰ھ) کو سامنے رکھا ہے۔ اور اسی وزن و قافیہ کو اختیار کیا ہے۔ قصیدہ شاطبیہ کا پہلا شعر ہے : ؎

بدأت ببسم اللہ فی النظم اوّلا   تبارک رحمانا رحیما موئلا

مصنف رحمہ اللہ تیرہویں صدی ہجری کے آخری دور میں غالباً مصر میں رہتے تھے اور فنِ تجوید کی تعلیم دیتے تھے، اگرچہ ان کا تذکرہ کسی کتاب میں نہیں مل سکا مگر جس طرح کی زبان اور جو انداز نظم میں اختیار کیا گیا ہے، اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے۔

کتاب کا نسخہ بڑی اچھی حالت میں ہے۔ اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے، اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ اس کے دوسرے نسخے کہاں کہاں موجود ہیں۔ یہ نسخہ مصنف کا اپنا نسخہ نہیں ہے۔ اور نہیں کہا جا سکتا ہے کہ مصنف کی زندگی میں یہ لکھا گیا تھا۔ کاتب تعلیم یافتہ اور فنِ تجوید سے واقف ہے اس لئے کتابت کی بہت زیادہ اور فاش غلطیاں اس نسخہ میں نہیں ہیں۔ لیکن خود مصنف میں عربی نظم کی وہ صلاحیت موجود نہیں تھی جو علامہ الشاطبی میں تھی اس لئے کتاب میں ایسی غلطیاں پائی جاتی ہیں جو ایک اچھے شاعر اور زبان دان کے کلام میں نہیں ہونی چاہئیں۔

○ مخطوطہ نمبر ۳۳   داخلہ نمبر ۲۷۷۹

● تعزید الجمیلۃ لمنادمۃ العقیلۃ

• تقطیع $\frac{۹ \times ۶}{۴ \times ۶\frac{۱}{۲}}$ ۔ حجم ۳۱۶ صفحات، سطر فی صفحہ ۲۱ ۔ زبان عربی نثر۔

- کاغذ۔ سفید دستی ۔
- روشنائی۔ سیاہ صمغ دودی ۔
- خط۔ نسخ ، بدخط بقدر مالیقراء۔
- جدول۔ سرخ ، معمولی رنگین روشنائی ۔
- مصنف۔ شیخ احمد العشوری العقاد ۔

علم" رسم المصاحف و تجوید" کے مشہور عالم ابو محمد قاسم ابن فیرۃ الشاطبی متوفی ۵۹۰ھ نے ایک رائیہ قصیدے میں قرأت اور رسوم مصحف قرآنی کو بیان کیا ہے۔ اس منظوم کتاب کا نام مصنف نے " عقیلۃ اتراب القصائد فی اسنیٰ المقاصد" رکھا ہے۔ یہ قصیدۂ رائیہ ارباب فن کے نزدیک اپنی تصنیف کے زمانہ سے اب تک مقبول و معروف ہے۔

امام شاطبی اپنے زمانہ میں نحو، لغت اور قرأۃ قرآن کے بے مثال عالم سمجھے جاتے تھے۔ ۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۹۰ھ میں وفات پائی۔ قاہرہ میں" التربیۃ الفاضلیۃ" نامی قبرستان میں جو جبل مقدم کے ڈھلوان پر واقع ہے امام شاطبی کی قبر موجود ہے۔ یہی امام شاطبی" حفظ الامانی و وجہۃ التہانی" کے بھی مصنف ہیں۔ یہ آنکھوں سے معذور تھے۔

عقیلہ جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

الحمد للہ موصولاً کما اَمَرا   مُبارکا طیّباً یتنزل السُّررا

مصر اور دوسرے مقامات پر کئی بار چھپ چکی ہے۔

اس منظوم کتاب کی متعدد شروح لکھی گئی ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور شرح برہان الدین ابراہیم ابن عمر الجعبری متوفی ۷۳۲ھ کی شرح ہے۔ جس کا نام جعبری نے " جمیلۃ ارباب المراصد" رکھا ہے۔ امام شاطبی کی اصل کتاب کی طرح یہ شرح بھی بہت مقبول ہے۔ جمیلہ" شرح العقیلہ" کے نام سے چھپ چکی ہے۔ اور اس کے قلمی نسخے بھی متعدد کتب خانوں میں ملتے ہیں۔

مصر کے ایک فاضل قرأت شیخ احمد العشوری العقاد نے ۱۲۶۸ھ میں جمیلہ شرح عقیلہ پر ایک اور شرح لکھی۔ اور اس کا نام " تغرید الجمیلہ لمنادمۃ العقیلۃ " رکھا ہے۔

زیر نظر مخطوطہ اسی تغرید الجمیلہ کا ایک نسخہ ہے۔ آخر میں مصنف کی یہ عبارت درج ہے

تَمَّ ھذا الشرح المبارك بحمد اللہ وعَونہٖ وحُسنِ توفیقِہٖ وَوافقَ الفراغُ مِن نسخہٖ یوم الاحد المبارک الموافق لِستةٍ وعشرون (وعشرین) خلط من شھر رجب الاصب الذی ھو من شھور ثمانیة وستون (وستّین) دمأتَین والف من ھجرتہٖ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً۔

کتاب کے حاشیہ پر مصنف کامقابلہ تحریر ہے، جو ۱۲۷۷ھ کا ہے نسخہ کے کاتب کا نام "احمد اللیثی یوسف" ہے۔

جہاں تک ہماری تلاش کا تعلق ہے، ہمیں اس کے دوسرے نسخہ کی کوئی اطلاع نہیں۔

خیر الدین زرکلی کی مشہور کتاب "الاعلام"، یوسف الیان سرکیس کی کتاب معجم المطبوعات اور دیگر فہارس سے اس کتاب کے طبع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملتی۔ غالباً یہ کتاب ابھی تک چھپی نہیں ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جعبری کی شرح یعنی اصل جمیلہ پر مصنف نے زیادہ اضافے نہیں کئے ہیں، مگر جو تھوڑے بہت اضافے کئے ہیں۔ وہ اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ شیخ احمد ثوری رحمۃ اللہ کو فنِ رسم المصاحف اور قرأت سے بڑی وابستگی تھی اور اس فن پر عبور حاصل تھا۔

اس نسخہ کے سرِورق پر اچھے خوب صورت خطِ ثلث جلی میں یہ عبارت ہے:

" صار ذلك فی ملكِ راجی عفوِ ربہٖ المعبود عبدہ المدعو بالخضیری محمود غفر اللہ لہ وللمسلمین۔ آمین"

یقین سے نہیں کہا جا سکتا یہ محمود خضیری کون ہیں۔ ممکن ہے یہ تیرھویں صدی کے کوئی مصری عالم ہوں، جو اچھے خطاط ہونے کے ساتھ اچھے مجوّد بھی تھے۔

——— (مسلسل)

■■■■■■